رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶ ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو قادیان سے نکلتا ہے رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

فاروق

قادیان

قیمت فی پرچہ ۱

انڈیا سے باہر پانچ روپیہ (صہ)

جلد (۱۳) | قادیان مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۲۸ء مطابق ۲۲ ربیع ثانی ۱۳۴۷ھ | نمبر (۲۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہ ہو مایوس اے مسلم بہادر بن تو میداں کا

(از ابو لطیف قریشی محمد حنیف مبلغ اوڑیسہ)

الٰہی تو ہی اب حافظ ہے میرے دین و ایمان کا
کہ جملے زور سے کرنے لگا لشکر یہ شیطان کا

اُدھر ہشیار ہے دشمن اِدھر ہے فوج سب غافل
الٰہی تو ہی رکھ ثابت قدم ہر اک مسلماں کا

الٰہی تو مدد کو بھیج دے فوج ملائک کو
کہ تا جھنڈا یہ لہرائے محمد کے پہلواں کا

یہاں محمود کو اللہ! عمر لمبی عطا کر دے
کہ تا روشن زیادہ ہو جمال و حسن قرآں کا

الٰہی جیسے یہ تو نے خلافت اس کو بخشی ہے
منوّر نام کر ایسے ہی اس محمود سلطاں کا

خلافت کو سلامت رکھ بشارت کو مکمّل کر
کہ دنیا دیکھ لے اک بار پھر جلوہ سلیماں کا

ہمیں کیا فکر ہے جب کہ ملا ہم کو امام ایسا
نہ ہو مایوس اے مسلم بہادر بن تو میداں کا

سلسلہ کی خبریں

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ بخیریت ہیں۔ اور نہرو کمیٹی کی رپورٹ پر ایک زبردست سیاسی مضمون ارقام فرما رہے ہیں۔ جو باقساط الفضل میں شائع ہوگا۔ اور بعد میں ضرورتاً رسالہ کی صورت میں طبع ہو جائیگا۔

۲۔ خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب پنشنر ای۔ اے۔ سی خلف اکبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی احمدیت کا اعلان بالفاظ ذیل کر دیا ہے۔ کہ "میں حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے سب دعووں پر ایمان رکھتا ہوں۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ وہ اپنے دعوے میں صادق اور راستباز تھے۔ اور خدا تعالےٰ کی طرف سے مامور تھے۔ تمام احباب کی اطلاع کے لئے میں یہ چند سطور شائع کرتا ہوں"۔ باقی تمام خاندان آپ کا خدا کے فضل سے پہلے سے ہی احمدی اور سابقین میں ہے۔ آپ کو بھی خدا تعالےٰ توفیق عطا فرمائے کہ عام اعلان کے ذریعہ آپ نے اپنی احمدیت کا اظہار کر دیا۔ خدا تعالےٰ استقامت بخشے آمین

۳۔ تین سو یاں نمبر فاروق کا خاص پرچہ بالکل ختم ہو چکا ہے۔ جس کی اطلاع گذشتہ فاروق میں بھی دی گئی تھی۔ اب دوبارہ طبع ہوگا۔ کاتب لکھ رہا ہے۔ جس کی قیمت فی نمبر ڈیڑھ سے بڑھ کر چار آنہ فی نمبر محصول ڈاک ہوگی۔ اس کی اشاعت کثرت سے ہونی ضروری ہے۔ درخواست خریداری جلد بھیجیں۔ تاکہ اتنی تعداد میں طبع کرایا جائے۔ جتنی ضرورت ہو۔ اس ماہ میں طبع ہو جائیگا۔ اگر چھپنے سے پہلے خریداران کی اطلاع نہ آئی۔ تو اتنی ہی تعداد طبع کرائی جائیگی۔ جتنی درخواستیں موصول ہو چکی ہونگی۔ بعد میں پھر کوئی کاپی نہ ملیگی۔ ۱۵ اکتوبر تک اطلاع آجانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیعتا میبنوں کی احمدیت کی حقیقت

اور

ایک واقف حال کی چشم دید شہادت

(۱)

برادرم میاں احمد دین خانصاحب احمدی ساکن قادیان حال مقیم جموں نے بیعتا میبان لاہور کے چند واقعات اپنی رویت کی بنا پر خاکسار ایڈیٹر فاروق کے نام لکھ کر ارسال کئے ہیں۔ جو نہایت دلچسپ ہونے کے علاوہ غیر مبائع حضرات کے اس اخلاص اور عقیدت پر اچھی طرح روشنی ڈالتے ہیں۔ جو ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احمدیت سے ہے اس لئے میں اس کو ناظرین فاروق کی واقفیت اور اہل پیغام کی اطلاع کے واسطے ذیل میں نقل کرتا ہوں۔ احمد دین صاحب لکھتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

احمدیہ بلڈنگ لاہور کا ایک واقعہ

"ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ احمدیہ بلڈنگس کی مسجد میں ایک نابینا بیٹھا ہوا دیکھا۔ اور ایک شخص سے سلسلہ احمدیہ کے متعلق گفتگو کر رہا تھا۔ مگر گفتگو کے دوران میں وہ نہایت سخت اور گندے الفاظ استعمال کرتا تھا۔ اس کے بعد دو تین دفعہ اس کو وہاں ہی مسجد میں بیٹھا ہوا دیکھا۔ اور لوگوں سے جھگڑتا ہی پایا گیا۔ بات بات پر حضرت مسیح موعودؑ کو اور حضور کی جماعت کو کافر کہتا تھا۔ ایک دن میں (احمد دین) اس کے پاس جا بیٹھا۔ اور اس سے مندرجہ ذیل جواب سوال ہوئے۔

احمدی ۔ حافظ صاحب آپ کا اسم مبارک کیا ہے؟

نابینا ۔ میرا نام محمد حسین ہے۔ اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ میرا چچازاد بھائی ہے۔

احمدی ۔ کیا آپ احمدی نہیں؟

نابینا ۔ توبہ توبہ خدا مجھ کو احمدی نہ بنائے۔ وہ کافر ہیں اور میں سنی مسلمان ہوں۔

احمدی ۔ یہ مسجد تو احمدیوں کی ہے۔ پھر آپ یہاں کیسے آ بیٹھے ہیں؟

نابینا ۔ مجھ کو ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب نے بلایا ہے۔ کہ ماہ رمضان میں تراویح پڑھاؤں۔ اس لئے میں یہاں رہتا ہوں۔ کہ رمضان کے چند دن باقی ہیں۔ اور رمضان میں میں احمدیوں کو تراویح پڑھایا کروں گا۔ کیونکہ میں قرآن کا حافظ ہوں۔

احمدی ۔ جب کہ آپ احمدیوں کو اور ان کے پیشوا کو کافر اور مفتری کہتے ہو تو اس صورت میں کون بے غیرت ہوگا۔ جو آپ کے پیچھے نماز پڑھیگا

نابینا ۔ مجھ کو جب کہ انہوں نے اس غرض کے لئے بلایا ہے۔ تو اب نماز میرے پیچھے نہ پڑھینگے تو اور کیا کرینگے۔ اگر اب انکار کرینگے۔ تو میں ہرجانہ وصول کروں گا۔

احمدی ۔ حافظ صاحب کیا آپ نے تحقیقات بھی کی ہے یا یونہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کرتے ہو۔

نابینا ۔ ہم نہ تحقیقات کرتے ہیں اور نہ دلائل سننا چاہتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ یہ سلسلہ جھوٹا ہے۔ خواہ مخواہ ان کے گمراہ کن دلائل سن کر اپنے آپ کو تباہی میں ڈالنا ہے۔ میں زیادہ بات سننا نہیں چاہتا۔

اس کے بعد میں چلا آیا۔ اور ماسٹر فقیر اللہ صاحب کے صاحبزادہ کو میں نے کہا۔ کہ یہ جو حافظ صاحب مسجد میں آئے ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بڑے سخت مکفر اور مکذب ہیں اور احمدیوں کی مسجد میں بیٹھ کر گالیاں دیتے ہیں۔ ان کو شاہ صاحب نے رمضان میں امام بنانے کی غرض سے منگوایا ہے۔ آپ کی جماعت کے لوگ ایسے شخص کو اپنا امام بنا لینگے۔ انہوں نے جواب میں فرمایا۔ کہ واقع میں وہ شخص مکفر اور مکذب ہے۔ اور بڑا سخت مخالف ہے۔ ایسے شخص کے پیچھے کوئی احمدی نماز نہ پڑھیگا۔

جب ماہ رمضان آیا۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ وہی حافظ صاحب احمدیہ جماعت کے امام بنے ہوئے نماز پڑھا رہے ہیں۔

نماز کے بعد میں نے ماسٹر فقیر اللہ صاحب کے صاحبزادے سے دریافت کیا۔ کہ آپ نے تو فرمایا تھا کہ احمدی اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھینگے۔ مگر اب تو آپ خود بھی اس کے پیچھے کھڑے تھے۔ انہوں نے جواب میں فرمایا۔ کہ جب بڑے بڑے آدمی مثلاً ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب جیسے ان کے پیچھے کھڑے ہوگئے۔ تو ہم کو بھی مجبوراً کھڑا ہونا پڑا۔ مگر ہم اس سوال کو اب ضرور اٹھاوینگے۔ دو چار یوم کے بعد میں نے دریافت کیا۔ کہ حافظ صاحب کے پیچھے نماز پڑھنے کا کیا فیصلہ کیا ہے انہوں نے فرمایا۔ کہ سب کہتے ہیں۔ کہ حافظ صاحب نے کہدیا ہے۔ کہ میں مرزا صاحب کو مسلمان سمجھتا ہوں۔ اور رمضان کے بعد بیعت بھی کروں گا۔ اس کے بعد میں نے احمدیہ بلڈنگس کی مسجد کے محراب پر مندرجہ ذیل فتویٰ لکھدیا۔

الہام مسیح موعود

"ہم نے تمہارے لئے کسی مکفر مکذب متردد کے پیچھے نماز پڑھنی حرام کر دی ہے"

فتویٰ حضرت خلیفہ اوّل

"جو شخص غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھتا ہے۔ وہ احمدی ہی نہیں۔ تو اس کو رشتہ کیسا؟"

اس کے نیچے ان کے ایک مولوی صاحب نے جن کا نام غالباً مولوی عبدالستار تھا مندرجہ ذیل جواب لکھا

"یہ حکم میاں محمود احمد کے لئے ہے۔ جنہوں نے مکہ میں غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھا تھا" (جو محض مغالطہ دہی کے لئے لکھا گیا۔ ایڈیٹر)

ابھی نصف ماہ رمضان ہی گذرا تھا۔ کہ احمدیہ بلڈنگس کی مسجد میں ایک اور لڑکا تراویح پڑھاتا نظر آیا۔ مگر حافظ صاحب وہاں دکھائی نہ دیئے۔ چنانچہ میں نے ماسٹر فقیر اللہ صاحب کے صاحبزادہ سے دریافت کیا۔ تو انہوں نے فرمایا۔ کہ ہم نے اس کو نکال دیا ہے۔ کیونکہ وہ باہر جا کر حضرت مرزا صاحب کو گالیاں نکالتا تھا۔ میں نے کہا۔ وہ جب آپ کی مسجد میں گالیاں دیتا تھا۔ تب تو غیرت نہ آئی۔ اور اب باہر۔

(باقی بقیہ صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ ہو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۷ راکتوبر ۱۹۲۸ء

امیر پیغام کا آخری کام

(بقیہ)

ناظرین فاروق نے سنا ہوگا۔ کہ آج کل "حضرت امیر ایدہ اللہ" مولوی محمد علی صاحب ایڈیٹر صاحب "الفضل" کے نام ایک دو مقدمات کا پیغام بھیجا ہے۔ یہ پیغام الفضل ۷ ستمبر کے ایک مضمون کے متعلق ہے۔ جو "احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے اراکین کا کچا چٹھا" کے عنوان سے صفحہ ۷ پر شائع ہوا تھا۔ مضمون مذکور لاہور کی پیغامی "انجمن اشاعت اسلام" کے بارے میں چند قابل اعتراض امور پر مشتمل تھا۔ چونکہ یہ انجمن کسی کی ذاتی نہیں ہے۔ بلکہ پبلک چندے کی امین اور اس کی ہر طرح سے جوابدہ ہے۔ اسلئے فسخصی طور سے کسی کی ذات پر حملہ نہ تھا۔ البتہ قدرتی بات ہے کہ انجمن مذکور کے جو ذمہ دار کارکن ہیں ان کا لازماً ذکر آنا ضروری ہوتا ہے۔ بنا بریں اس کے اراکین پر بحیثیت عہدہ داری انجمن ان اعتراضات کی جو ابدہی عائد ہوئی۔ اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ "الفضل" نے کسی خاص شخص کو بدنام کرنے یا اوس سے کسی انتقام لینے کی غرض سے مضمون مذکور شائع کیا ہے۔ بالکل درست نہیں لیکن نہ معلوم "حضرت امیر ایدہ اللہ" نے کس مصلحت سے چھوٹے ہتھیاروں سے کام لیا۔ اور مبلغ پچاس ہزار روپیہ یا معافی کا نوٹس میعادی پندرہ یوم پبلشر اور پرنٹر "الفضل" کے نام تان دیا۔ ہم جہاں تک خیال کرتے ہیں۔ اس نوٹس بازی اور مقدمہ سازی سے اصل اعتراضات مندرجہ مضمون کا حل ناممکن ہے۔ حضرت امیر ایدہ اللہ" نے عالی ظرفی اور فراخ حوصلگی سے کام لے کر پہلے ان اعتراضات کا مسکت اور مکمل جواب شائع فرمایا ہوتا۔ اس پر بھی اگر کوئی شخص انہی اعتراضوں کو باوجود صفائی حساب کے دوہراتا۔ اور بے بنیاد الزام لگاتا۔ تو پھر چاہے مولوی صاحب موصوف اس سے بذریعہ مقدمہ بازی دو دو ہاتھ کر لیتے۔ لیکن قبل از جواب یک لخت ناعاقبت اندیشی سے مشتعل ہو کر مقدمہ کے نوٹس نہ دیتے۔ تو زیادہ اچھا ہوتا بہرحال حضرت امیر ایدہ اللہ" مقدمہ کرتے رہیں۔ اس سے انہیں کوئی نہیں روکتا۔ مگر براہ کرم مندرجہ ذیل امور پر ضرور روشنی ڈالیں۔ جو پبلک کے فائدہ کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ "احمدیہ انجمن اشاعت اسلام" مولوی صاحب کی ذاتی ملکیت نہیں۔ یہ پبلک کے چندے اور قومی روپیہ کی محافظ نگران اور جوابدہ اور ذمہ دار ہے۔ امید ہے۔ کہ "حضرت امیر ایدہ اللہ" مندرجہ ذیل چند استفسارات پر ضرور توجہ فرما کر تسلی بخش جواب سے پبلک کو مشکوری کا موقعہ بخشیں گے۔

چند استفسار

(۱) کیا یہ امر درست ہے۔ کہ جن تین بزرگوں کو غیر مبائعین میں سے بیعت لینے کا حق دیکر خلیفہ مقرر کیا تھا۔ اب ان کو اس عہدہ سے علیحدہ کر دیا ہے؟ اور اگر کر دیا ہے۔ تو کیوں اور کس نے کیا ہے۔ اور اب غیر مبائعین کا صرف ایک ہی خلیفہ ہے؟ اور وہ کون ہے؟

(۲) یہ کہاں تک صحیح ہے۔ کہ مجلس منتظمہ میں آپ کے دو ہمزلف اور تین ملازم انجمن ایسے ہیں۔ جن کی برخاستگی آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اور کبھی ایسا بھی ہوا ہے۔ کہ جنرل کونسل نے آپ کی رائے کے خلاف فیصلہ کیا ہو یا انجمن نے تو آپ نے ناراض ہو کر صدارت یا امارت سے استعفاء بھیجدیا ہو؟

(۳) کیا یہ سچ ہے کہ امیر قوم اور پریسیڈنٹ انجمن اور انچارج تصنیفات آپ کی قوم میں ایک ہی شخص ہے اور انجمن کا امین پریسیڈنٹ انجمن کا بھتیجا اور مینجر بک ڈپو انچارج تصنیفات کا بھانجا اور مہتمم مہمان خانہ امیر قوم کا رشتہ دار ہے۔ اور صیغہ اخبارات کے انچارج آپ کے کوئی ہمزلف ہیں؟ اور ان سب کو کیا کیا تنخواہ ملتی ہے؟ خصوصاً آپ کے دونوں ہمزلف کیا تنخواہ پاتے ہیں۔ اور ان کا گریڈ انتہائی کہاں تک ہے؟

(۴) کیا آپ کی انجمن نے کبھی "مسلم ہائی سکول" کا احمدیہ بستی میں بنانا منظور کیا تھا۔ اور پھر وہ فیصلہ آپ نے خاص اختیارات سے منسوخ کر کے اپنے ہمزلف چوہدری ظہور احمد صاحب کی اس زمین میں جو احمدیہ بلڈنگس میں تھی بنانے کا فیصلہ کیا۔ اور چوہدری صاحب کی زمین کو کس نرخ پر فروخت کیا؟ اور مسلم ہائی سکول کے بالمقابل گائے بھینسوں کے مکان اور تنور بھی ہیں؟

(۵) کیا کبھی چوہدری ظہور احمد صاحب کی سکرٹریٹ انجمن کے زمانہ میں انجمن میں کوئی غبن کا کیس ہوا تھا۔ جس کی تحقیقات کے لئے مصطفےٰ خاں۔ ڈاکٹر غلام محمد۔ محمد یعقوب خان تینوں کی ایک سب کمیٹی مقرر ہوئی تھی۔ اور اس کمیٹی کے دو ممبروں مصطفےٰ خاں ڈاکٹر غلام محمد صاحبان نے یہ فیصلہ دیا تھا۔ کہ غبن ضرور ہوا ہے۔ اور تیسرے ممبر محمد یعقوب خاں اس فیصلہ کے خلاف تھے۔ اور یہ دونوں یعنی چوہدری ظہور احمد جن کے زمانہ کے غبن کا جھگڑا تھا اور محمد یعقوب خاں اور تیسرے پریسیڈنٹ انجمن ہمزلف ہیں۔ اور بحیثیت صدر انجمن سب کمیٹی کے دو ممبروں کی متفقہ رائے سے اختلاف کر کے تیسرے ممبر یعقوب خاں صاحب کی رائے سے اتفاق کیا تھا۔ اور چوہدری ظہور احمد نے سکرٹری شپ سے استعفاء دیدیا تھا؟

(۶) کیا یہ سچ ہے۔ کہ ماسٹر فقیر اللہ صاحب امام مسجد احمدیہ انجمن کے بک ڈپو کے مینجر بھی اور مہتمم تصنیفات بھی۔ اور سٹاک کتب کے محافظ بھی تھے۔ اور ان کو ہی اسسٹنٹ محاسب اور امین انجمن بھی بنا دیا تھا۔ کیا یہی امام صاحب انجمن کی کتابیں بوجہ مہتمم تصنیفات ہونے کے چھپواتے تھے۔ اور یہی بوجہ محافظ سٹاک کتب ہونے کے حساب فروخت کتب وغیرہ رکھتے تھے۔ اور یہی بل چھپائی کتب وغیرہ بنا کر بوجہ اسسٹنٹ محاسب ہونے کے خود پاس کرتے تھے۔ اور پھر خود ہی بحیثیت امین انجمن کے بلوں کا روپیہ دیتے تھے؟

(۷) کیا یہ سچ ہے۔ کہ ماسٹر فقیر اللہ صاحب کے عہد میں کوئی غبن ہوا۔ اور اس کی ادائیگی کی ذمہ داری ماسٹر صاحب پر ڈالی گئی؟

(۸) اور کیا اہل بلڈنگ نے ان کی اقتداء میں نماز پڑھنے سے انکار کر دیا تھا۔ اور انجمن نے فیصلہ کر کے ان کو امامت اور سب عہدوں سے علیحدہ کر کے ان کی ترقی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمیشہ کے لئے بند کر دی تھی؟ اور کیا اس فیصلہ کے بعد پریسیڈنٹ انجمن نے ان کو صیغوں کا سپرنٹنڈنٹ بنا دیا تھا؟

(۹) کیا یہ سچ ہے۔ کہ جب بک ڈپو آپ کی انجمن نے قائم کیا۔ تو اس کی غرض یہ قرار پائی تھی۔ کہ اس کے ذریعہ سے صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں چھپوائی جائینگی۔ اور ان کے لئے سوا لاکھ کا سرمایہ جمع ہوا تھا۔ جس سے فقط پانچ چھ کتابیں حضرت مسیح موعود کی طبع ہوئیں۔ اور بعد میں تمام آپ کی تصنیفات ہی چھپتی رہیں۔ حضرت صاحب کی تمام کتابیں کیوں نہ چھپوائیں

(۱۰) کیا آپ نے انجمن سے یہ فیصلہ کرایا تھا۔ کہ آپ کو پندرہ فی صدی حق تصنیف آپ کی تصنیفات پر ملا کرے گا۔ مگر بعد میں وہ پچیس فیصدی کیا گیا۔ یہ اضافہ کسی آپ کی درخواست پر ہوا تھا یا خود بخود ہی انجمن نے کر دیا؟

(۱۱) کیا یہ سچ ہے۔ کہ آپ ٹیچنگز آف اسلام کا حق تصنیف بھی سب شرح بالا انجمن سے لے رہے ہیں؟ کیا یہ کتاب وہی ہے۔ جو صدر انجمن قادیان نے ترجمہ کرائی تھی اور اس کا معاوضہ بذریعہ تنخواہ انجمن قادیان سے آپ لیتے رہے تھے؟

(۱۲) کیا انگریزی ترجمۃ القرآن وہی ہے۔ جو آپ نے صدر انجمن قادیان کی زیر نگرانی کیا تھا۔ اور جس کی تنخواہ آپ لیتے رہے؟ کیا اس ترجمہ پر بھی آپ حق تصنیف لے رہے ہیں؟

(۱۳) کیا کبھی ایسا ہوا ہے۔ کہ فروخت کتب پر دوبارہ حق تصنیف آپ نے برآمد کرایا ہو؟ اگر ایسا ہوا ہے۔ تو کیا غلطی معلوم ہونے پر آپ نے اس کو واپس داخل کرایا تھا۔ تو برآمدگی سے کتنے عرصہ بعد واپس داخل کیا تھا؟

(۱۴) کیا یہ صحیح ہے۔ کہ اس وقت کتب انجمن کی قیمت کا تقریباً ۳۵ ہزار روپیہ قرضہ میں ہے۔ مگر آپ اس غیر وصول شدہ قیمت کتب پر پہلے ہی بحساب ۲۵ فیصدی حق کمیشن لے چکے ہیں؟

(۱۵) کیا یہ سچ ہے۔ کہ آپ کا لڑکا آپ کی انجمن کے ہائی سکول میں نہیں پڑھتا بلکہ دوسرے سکول میں پڑھتا ہے؟

(۱۶) کیا ایسا ہوا ہے کہ احمدیہ بلڈنگ میں مکان بنانے کے لئے آپ کو احمدیہ بلڈنگ کی سکیم کے ماتحت روپیہ دیا گیا تھا؟ اگر دیا گیا تھا؟ تو کیا آپ نے وہاں مکان بنایا ہے؟ اگر نہیں بنایا۔ تو کیا وہ روپیہ جو آپ کو مکان بنانے کے واسطے دیا گیا تھا واپس کر دیا ہے؟

(۱۷) کیا یہ سچ ہے۔ کہ چندہ کے بیمے اور رجسٹریاں جو آپ کے نام آتی ہیں۔ ان کا ایسا حساب ہے۔ جس سے یہ معلوم ہو سکے۔ کہ ہر ایک وصول شدہ چندہ آپنے ہاتھ رسید داخل انجمن کیا ہے؟ یا کوئی رقم ایسی بھی ہے۔ جو بھول چوک سے آپ نے داخل نہ کی ہو؟

(۱۸) کیا یہ سچ ہے۔ کہ مولوی صدر الدین صاحب جو مسلم ہائی سکول کے انچارج ہیں۔ سکول کے لئے اپنے کسی رشتہ دار کی دوکان کھلوائی ہوئی ہے۔ اور اس میں مولوی صاحب کا بھی کچھ حصہ تھا؟ اور بورڈروں کے روپیہ سے کوئی گندم ارزاں نرخ پر خرید کر گراں نرخ پر سکول کو دی؟

(۱۹) کیا یہ سچ ہے۔ کہ برلن مسجد قوم کے چندہ سے بنی ہے۔ لیکن اس کی زمین کی رجسٹری مولوی صدر دین صاحب کے نام ہوئی ہے۔ اور باوجود انجمن کے مطالبہ کے رجسٹری کو انجمن کے نام منتقل نہیں کیا۔ اور وہ مولوی صدر دین کی ذاتی ملکیت سمجھی جائیگی؟

(۲۰) کیا یہ درست ہے۔ کہ مولوی صدر الدین صاحب بطور ملازم انجمن جرمنی بھیجے گئے تھے۔ اور وہاں انہوں نے قومی روپیہ سے کوئی ذاتی تجارت کر رکھی تھی اور کوئی مال قومی روپیہ سے خرید کر انہوں نے اپنے رشتہ داروں کو سیالکوٹ بھیجا تھا۔ اور کیا نصف نفع رکھ کر انہوں نے رقم واپس کی تھی۔ اور کیا انہوں نے قومی روپیہ سے کوئی علیحدہ حمائل شریف چھپوائی۔ اور اس کا نفع حاصل کیا؟

(۲۱) کیا یہ صحیح ہے۔ کہ مولوی صدر دین صاحب نے احرار المسلمین نام کی جدید انجمن قائم کی ہے؟ اور کیا اس کا پریسیڈنٹ آپ کی انجمن کا کچھ دن مہمان رہا اور وہ پریسیڈنٹ کون ہے۔ اور اس کا کیا نام ہے؟

(۲۲) کیا یہ امر واقع ہے۔ کہ "انجمن احرار المسلمین" کا پہلا پمفلٹ "خلیفہ قادیان اور خاتم النبیین" مولوی صدر دین صاحب نے لکھا۔ اور انہوں نے ہی پروف دیکھے؟

(۲۳) کیا یہ صحیح ہے۔ کہ آپ کی انجمن سے چھپانے روپیہ اس پمفلٹ کی چھپائی کے لئے دیئے گئے؟ اور انجمن کے دفتر سے یہ تقسیم ہوا!!

(۲۴) کیا یہ سچ ہے؟ کہ اخبار "پیغام حق" قادیان سے مولوی صدر دین صاحب نے نکلوایا ہے۔ اور اس میں مضامین بھی وہ خود لکھتے یا لکھوا کر دیتے ہیں۔ اور اس کے اخراجات بھی آپ کی انجمن سے ملتے ہیں۔

(۲۵) کیا یہ درست ہے۔ کہ اخبار "پیغام حق" کی چھپائی نہ ملنے کی وجہ سے کوئی گذشتہ مطبوعہ پرچہ کارکنان مشین سیویاں کو مطبع والوں نے نہ دیا۔ تو آپ کی انجمن کے کسی عہدیدار نے بہ حیثیت انجمن کے کارکن ہونے کے مطبع والوں سے اپنی ذمہ داری پر پرچہ دلایا۔ کہ چھپائی ہم یعنی انجمن ادا کریگی؟

جناب مولوی محمد علی صاحب کی خدمت میں پچیس استفسار

بغرض رفع انتشار و رفع شکوک پیش کرتا ہوں۔ آپ چونکہ ایک فرشتہ سیرت انسان ہیں۔ اس لئے امید ہے کہ آپ ان کا جواب حلفیہ موکد بعذاب لکھ کر پیغام کے ذریعہ شائع فرما کر پبلک کو شکریہ کا موقعہ بخشیں گے۔ ہر ایک جواب کے متعلق جدا حلف کی ضرورت نہیں۔ صرف جوابات لکھ کر آخر میں اتنا تحریر کر دیں۔ کہ میں خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ جو جواب میں نے ان سوالوں کے دیئے ہیں۔ وہ میرے علم اور یقین کی بنا پر سچے اور درست ہیں۔ اور اگر میں غلط بات کہتا ہوں۔ تو خدا مجھے لعنت اللہ علی الکاذبین کا مورد بنائے آمین۔ اس حلف کے بعد امید ہے۔ کہ بہت لوگوں کو ایک حد تک تسلی اور تشفی ہو جائیگی۔ ورنہ لوگوں کی زبان آپ کس طرح بند کرینگے کیا مولوی محمد علی صاحب باوجود "امیر ایدہ اللہ" ہونے کے اس امر سے ناواقف ہو سکتے ہیں۔ کہ قومی اموال کے متعلق اگر کسی قسم کی غلط فہمی پبلک کو ہو۔ تو اس کو مقدمات کے ذریعہ جو ایک لمبے عرصہ کو چاہتا ہے دور کرنا آسان نہیں۔ بلکہ فوری طور پر نہایت وضاحت سے ہر سوال کا جواب دیا جانا چاہیئے۔ پھر بھی اگر دنیا نہ مانے تو اس کو جبر سے یا صبر سے منوائیں۔ پس اگر آپ کی طرف سے ان سوالات کا جواب مل گیا۔ تو فاروق اس... نہایت خوشی سے شائع کریگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مستریان مشین سیویاں کی مغالطہ دہی اور کج فہمی کا جواب

خدا تعالےٰ کے فضل و رحم سے میں نے "فتنہ مستریان" کی حقیقت ایسی واضح کر دی ہے۔ اور ان کی چالبازیوں اور فریبوں کی قلعی واقعی اصلیت فاروق کے گذشتہ "مشین سیویاں" نمبر میں کھول دی ہے۔ کہ مستری اور ان کے سب حمائتی جمع ہو کر بھی اس کی جوابدہی سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ میں اس قدوس خدا کا ہر سر موئے سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جس نے مجھے اس کوبرہ کی تمام زہریلی کچلیوں کو اکھاڑ پھینکنے کی توفیق عطا فرمائی۔ میں نے خدا کے کلام اور خدا کے کلام جیسے ان تیز ہتھیاروں سے کام لیا ہے۔ جو قیامت تک زنگ آلود اور کند نہ ہونگے۔ اب مستری اور ان کے پشت و پناہوں کو تمام عمر تک سوائے رونے اور جھینکنے اور اپنے ویران سوراخوں میں بیٹھ کر ماتم کرنے کے اور کچھ نہ سوجھے گا۔ وہ جھوٹے ہیں دھوکہ کھلتے اور دھوکہ دیتے ہیں۔ جو سیدنا حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی شان میں افترائیں اور غلط بیانیاں کرتے اور حسد میں مرے جاتے ہیں۔ "خدا کا مقرر کردہ خلیفہ" کہیں حاسدوں اور کینہ توزوں اور مستریوں کی بڑبڑاہٹ سے ڈگمگا سکتا ہے؟

پیارے دوستو! فاروق کے "مشین سیویاں نمبر" کو ہاتھ میں لے کر باطل کے مقابلہ پر ڈٹ جاؤ۔ اور جب تک کہ "الباطل" کے سارے پیادے اور سوار اور فیل و اسپ معہ اپنے فرزین اور شاہ کے نابود و فنا نہ ہو جائیں جم کر ڈٹے رہو۔ فاروق کے بین دلائل کے مقابل پر وہ کون سے برہان ہیں۔ جن کے بھروسہ پر باطل کے حمائتی پاؤں پر قائم نہیں۔ بجز شوخی اور شرارت کے الجھاؤ میں پھنسے رہنے کے وہ کامیاب حریف کے سامنے بول کیا سکتے ہیں۔ خدا کے فضل سے میں اس زہریلے سانپ کو جب تک اس کے بار یک تنگ تاریک سوراخ میں نہ گھسا دوں دم نہ لوں گا۔

میرے معزز برادران۔ آپ ایک فہرست بنائیں جس کے دو کالم ہوں۔ ایک کالم میں منافقوں کی وہ صفات جو قرآن کریم میں مذکور ہوئی ہیں درج کرو۔ دوسرے کالم میں مومنوں کی صفات و نشانات جو فرقان مجید میں بتائی گئی ہیں نقل کرو۔ پھر پورے تدبر اور تفکر سے ان دونوں گروہوں کے افعال اور اعمال اور احوال کے نتیجوں پر نگاہ کرو۔ اور سوچو کہ منافقوں نے کیا کیا۔ اور اس کا کیا نتیجہ ہوا۔ اور پھر دیکھو کہ مومنوں نے کیا کیا۔ اور اس کا کیا نتیجہ ہوا۔ اس سے تم صاف صاف سمجھ لوگے کہ جتنی محمودہ اور پسندیدہ صفتیں اور علامتیں خصوصاً وعدہ استخلاف کی متضمنہ علامتیں اور صفات ہیں۔ وہ سب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی ذات میں جمع ہیں۔ حضرت خلیفہ اوّل نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد اصحاب الفیل کے فتنہ کے سبب سے گرتے اور مرنے کی قریب پہنچ چکے ہوئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کا از سر نو زندہ ہونا کس کے ہاتھوں سے وقوع میں آیا۔ تو تم بلا تردد سمجھ لوگے۔ کہ منافقوں اور فاسقوں کی تمام بری صفتیں مع سارے لوازم کے جن میں بڑی یہ ہیں۔ کہ ان کی تمام کارروائیوں کا بے ثمر اور رحیط ہو جانا۔ ان کا اپنے منصوبوں میں نامراد رہنا۔ اور آخر ارض مقدس قادیان یعنی مدینۃ المسیح سے ننتر بتر ہو کر ناکامی کے پیخابی گڈھے میں جا گرنا۔ اور پھر ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا یہ سب فضل عمر ایدہ اللہ کے مخالفوں میں جمع ہیں۔

جاؤ حق کے دشمنوں سے پوچھو کہ اگر نور الدین اعظم رضؓ "مولوی محمد علی" کو اپنی جگہ امام نماز جمعہ مقرر کر دیتے۔ اگر وہ آخری وصیت لکھ کر بجائے مولوی محمد علی سے تین بار پڑھوانے کے حضرت محمود ایدہ اللہ سے پڑھواتے اور بجائے نواب محمد علی خاں صاحب کو سپرد کرنے کے کسی ڈاکٹر یا شیخ کے سپرد کر دیتے۔ تو کیا تم خوش نہ ہوتے اور بڑے فخر سے ان امور کو مولوی محمد علی کے لئے بطور نص خلافت کے پیش نہ کرتے۔

میرا دل اس بات سے لذت اٹھاتا اور اسے خدا تعالےٰ کا بڑا حکیمانہ فعل یقین کرتا ہے۔ کہ تم نے اور تمہارے "امیر ایدہ اللہ" نے سرے سے خلافت کا ہی انکار کر دیا۔ کہ خلیفہ کوئی ہونا ہی نہیں چاہیئے۔ مگر ارادہ الٰہی اور خدا کے کاموں کو کوئی روک سکتا ہے۔ اس نے خلیفہ بنا کر دکھا دیا۔ اور تم سب کو گڑھے میں پہنچا دیا۔ یہ خدا کا وہ فعل ہے جو قیامت تک کے نزاعوں کے لئے حکم اور قول فیصل ہے؟ اب حاسدین محمود کے پاس نامردوں اور نامرادوں کی قدیم سنت کے مطابق سوائے زبان درازی اور افتراء اور بہتان اور معائب کے مجموعہ کے اور کچھ نہیں۔ کس قدر تعجب انگیز بات ہے۔ کہ ان معماروں کا رد کیا ہوا پتھر آخر کونے کا سرا ہوتا ہے۔ اور سب ٹکر لگانے والوں کو پاش پاش کرتا اور خدا کے تمام انعاموں اور نصرتوں کا وارث ٹھہرتا ہے۔ اور اس کے باسامان اور متکبر دشمن جو اصحاب الفیل کے مثیل بنے ہوئے تھے جڑ سے اکھڑ جاتے ہیں۔ اس کا خدا تمہارے دیکھتے دیکھتے تمہاری آنکھوں کے سامنے باوجود تمہارے "خفیہ اعلانوں" کے اس کو قوم کا امام بنا دیتا ہے۔ اور محمود خدا کے برگزیدہ مسیح موعود نبی اللہ کی مسند پر بیٹھ جاتا ہے۔ اور تمہاری ناک پر مٹی ڈال کر بیٹھتا ہے اور خلافت حقہ کی تمام صفات باکمل وجوہ اس کی پاک ذات میں جمع ہوتی ہیں۔ جن کا اس کے افعال نے کھلا کھلا ثبوت دنیا کو دیدیا۔ اس پر بھی جو بدنصیب کہتا ہے۔ کہ یہ شخص خلافت کے لائق نہیں۔ وہ جاہل ہے۔ اور حق کا دشمن اور شیطان کا مرید ہے۔ جس کے مخالفانہ ووٹ کا محمود کی ذات پر مطلق اثر نہیں پڑتا۔ خدا سے ڈرو۔ اور خوب غور کرو۔ کہ راستبازوں کی عداوت کس طرح عقل و فراست کے نور کو تاریکیسا کر دیتی ہے اور ناعاقبت اندیشی کے جرم کا مرتکب بنا دیتی ہے۔

آج جو شخص یہ سمجھتا ہے۔ کہ مشین سیویاں بنانیوالوں کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے کلیجہ کی کسک اور جگر کی ٹیس اور دل کے درد کا معالج بنا کر انتقامی جذبات کو ٹھنڈا کرے گا۔ وہ بدنصیب بھولا ہوا ہے۔ بیچارے مستری کیا حقیقت رکھتے ہیں۔ کہ "خدا کے مقرر کردہ خلیفہ" کی کرسی کو جنبش دے سکیں۔ مشین یوں کے مستری ایک نہیں ہزار اشتہار اور پمفلٹ لکھوا لکھوا کر شائع کرتے رہیں۔ وہ ذرہ بھر بھی خلافت محمود اور مصلح موعود کا بال بیکا نہیں کر سکتے۔ ان جاہلوں کو تو اتنی بھی عقل نہیں۔ کہ وہ اپنے نام سے شائع شدہ اشتہاروں کو صحیح الفاظ میں پڑھ کر ہی سنا دیں۔ سخن فہمی تو ان پر ختم ہو چکی ہے۔ بدھی سادی عبارتوں کو نقل کرتے ہیں۔ مگر مطلب سمجھنے سے بالکل عاری۔ جیسا کہ میں فاروق کے خاص نمبر مورخہ ۲۰ ستمبر میں ان کے علم اور عقل کی کافی پردہ دری کر چکا ہوں۔ کس برتے پر مباہلہ کا مطالبہ وہ کرتے تھے۔ ذرا فاروق کا جواب تو کسی حمایتی سے لکھوا کر بتائیں۔ اپنا حق مباہلہ تو ثابت کر دکھائیں۔ اب میں اس مضمون میں ان کی حماقت اور جہالت کی ایک اور مثال پیش کرتا اور ان کی بطالت کا نیا ثبوت دکھاتا ہوں۔ سنئے!

مستری "انکشاف حقیقت" کے صفحہ ۷ کالم ۳ پر لکھتے ہیں کہ "کہا جاتا ہے۔ کہ بجائے چال چلن پر مباہلہ کرنے کے خدا کے مقرر کردہ خلیفہ برحق ہونے پر مباہلہ کرنا کافی ہے۔ اور زیر بحث معاملہ کا مفہوم بھی اس میں آجائیگا"۔ دیکھو کس قدر واضح اور صاف بات ہے۔ کہ جس شخص پر تم گندے الزام لگاتے ہو۔ اور برخلاف حکم خدا اور رسول اس سے مباہلہ کا مطالبہ کرتے ہو۔ اس کا تو یہ دعویٰ ہے۔ کہ "میں خدا کا مقرر کردہ خلیفہ ہوں"۔ اس لئے اس دعوے پر جو علیٰ وجہ البصیرت ہے مباہلہ کر لو۔ تو تمہارے سارے الزامات کا فیصلہ بھی اس میں آجائیگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے جس کو خلیفہ بنایا ہے۔ وہ ان الزامات کا مورد نہیں ہو سکتا یا یہ مان لو کہ خدا تعالیٰ فاسقوں کو بھی خلیفہ بنا دیا کرتا ہے تب یہ کہہ سکتے ہو۔ کہ خلیفہ ہونے پر مباہلہ کی ضرورت نہیں کیونکہ خلیفہ تو فاسق و فاجر کو بھی خدا بنا دیا کرتا ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ صداقت دعویٰ پر مباہلہ کرنے سے ان مستریوں کے پیغامی مددگار کیوں گھبراتے ہیں۔ اور فضول یا وہ گوئی سے اس پیالہ کو ٹالتے ہیں۔ کیوں وہ اس طرف نہیں آتے؟ کیوں صاف اور سیدھی راہ سے گریز کر کے وہ بیہودہ عذرات پیش کرتے ہیں۔ جو یہ ہیں:۔

عذر اوّل:۔ مستری کہتے ہیں کہ "اگر یہی بات درست ہوتی"۔ کہ الزام کے متعلق مباہلہ نہ کیا جائے بلکہ اصل دعویٰ خلافت پر مباہلہ ہونا چاہیئے۔ تو حضرت مسیح موعودؑ کو مولوی اسمٰعیل علی گڈھی کے ساتھ "آلات نجوم" پر مباہلہ کرنیکی کیا ضرورت تھی۔ پادری آتھم سے موکد بعذاب حلف کا مطالبہ کیا معنے رکھتا تھا۔ کیا اس وقت مسیح موعود یہ نہ کہہ سکتے تھے۔ کہ میں ان الزامات کے مقابلہ میں اس امر پر مباہلہ کرنے کو تیار ہوں۔ کہ میں خدا کا مامور اور مسیح موعودؑ ہوں۔ اگر میں خدا کی نگاہ میں اپنے دعویٰ ماموریت میں سچا ہوا اور اس نے اپنے عذاب سے مجھے ایک سال تک محفوظ رکھا۔ تو اے لوگو تم نے نتیجہ نکال لینا کہ میرے پاس آلات نجوم نہیں ہیں۔ اور پادری آتھم واقعی پیشگوئی سے ڈر گیا تھا"۔ کیا آپ کو یقین نہیں۔ کہ بانی سلسلہ دینی امور میں زیادہ واقفیت رکھتے تھے۔ اگر قادیانی اصحاب کے نزدیک یہ فقرہ بتا رہا ہے۔ کہ یہ پمفلٹ مستریوں کا لکھا ہوا نہیں۔ بلکہ پیغامی حضرات کے رشحات قلم سے ہے۔ کیونکہ "قادیانی حضرات" مستری انشاء نہیں نہ ان کا طرز کلام ہے۔ فاروق) انہوں نے (یعنی مسیح موعودؑ نے) غلطی ہی کی تو کیا آخر وقت تک خدا نے ان کو اس غلطی پر آگاہ نہ کیا۔ اور غلطی بھی وہ جو بعد کے خلفاء کے لئے دقت کا موجب ہونی تھی"۔ یہ ہے مستریوں کا عذر اوّل۔ اس کا جواب سنئے!

ہمارا جواب

افسوس کہ ان نااہل پمفلٹ نویسوں کو اتنی بھی خبر نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے مولوی اسمٰعیل والا واقعہ کس زمانہ کا لکھا ہے۔ آیا اس زمانہ میں حضرت اقدس کا مباہلہ کے متعلق کیا عقیدہ تھا۔ اور اس وقت وہ اپنے دعویٰ کی صداقت کے متعلق مباہلہ کو ناضروری سمجھتے تھے یا نہیں؟ سو واضح ہو کہ اسمٰعیل والا قصہ آلات نجوم کا اس وقت پیش آیا تھا۔ جب کہ آپؑ نے اپنے دعوے کے متعلق کوئی کتاب بطور دلائل و اثبات دعوی تصنیف نہیں فرمائی تھی۔ اور سب سے پہلی کتاب "فتح اسلام" میں اس واقعہ کا ذکر لکھا ہے۔ اور یہ کتاب وہ ہے جس کے بعد دو دوسری کتابیں ایک "توضیح مرام"۔ دوسری "ازالہ اوہام" خاص اپنے دعویٰ کے ثبوت میں تحریر فرمائیں۔ اور اس کتاب کے آخر میں اعلان کیا۔ کہ "جو کچھ اس عاجز نے مسیح کے بارے میں لکھا ہے۔ یہ مضمون متفرق طور پر تین رسالوں میں درج ہے۔ فتح اسلام۔ توضیح مرام۔ ازالہ اوہام۔ پس مناسب ہے کہ جب تک کوئی صاحب ان تینوں رسالوں کو غور سے نہ دیکھ لیں۔ تب تک کسی مخالفانہ رائے ظاہر کرنے کے لئے جلدی نہ کریں"۔ بھلا غور کرو۔ کہ جب تک حضورؑ نے اپنے دعویٰ کے متعلق ابھی دنیا کے سامنے کوئی ثبوت ہی نہیں پیش کیا۔ تو اپنی صداقت پر مباہلہ کس بنا پر کر سکتے تھے۔ اور آلات نجوم کا الزام مولوی محمد اسمٰعیل نے اس پہلے رسالہ "فتح اسلام" کی تصنیف سے بھی پہلے لگایا تھا۔ جیسا کہ حضرت صاحب نے اسی رسالہ کے حاشیہ صفحہ ۱۹ میں مولوی اسمٰعیل کا یہ الزام بالفاظ ذیل نقل فرمایا ہے۔ کہ "سید احمد عرب جن کو میں ثقہ جانتا ہوں وہ مجھ (اسمٰعیل) سے بلا واسطہ بیان کرتے تھے کہ میں دو ماہ تک ان کے پاس معتقدین خاص کے زمرہ میں رہا۔ اور وقتاً فوقتاً بنظر امتحان ہر ایک وقت خاص پر حاضر رہکر جانچا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ درحقیقت ان کے پاس آلات نجوم موجود ہیں۔ وہ ان سے کام لیتے ہیں مجھے فقرات الہام پر غور کرنے سے ہرگز یقین نہیں آتا کہ وہ الہام ہیں"۔

(فتح اسلام طبع دوم جولائی ۱۸۹۷ء)

دیکھو اس الزام میں مولوی اسمٰعیل نے اس شخص کا نام بتایا ہے۔ جس کی چشم دید رویت پر اس نے یقین و اعتماد کیا ہے۔ برخلاف اس کے مستریوں نے کسی چشم دید گواہی کو نہ پیش کیا۔ نہ اس رویت کے گواہ کا نام لیا۔ آگے حضرت صاحب نے اسمٰعیل کے اس الزام کا یہ جواب ارقام فرمایا ہے "تعالوا ندع ابناءنا و ابناءکم و نساءنا و نساءکم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وانفسنا وانفسکم ثم نبتھل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ میری طرف سے درحقیقت یہی جواب ہے جو میں نے آیات ربانی کے ذریعہ سے لکھدیا۔ اور مجھے ہرگز یاد نہیں۔ کہ وہ سید احمد صاحب کون بزرگ تھے۔ جو دو ماہ تک میرے پاس رہے۔ اس بات کا بار ثبوت مولوی صاحب کے ذمہ ہے۔ کہ ان کو میرے روبرو پیش کریں۔ تا پوچھا جائے۔ کہ انہوں نے کن آلات کو مشاہدہ کیا تھا؟ بتلاؤ کہ اس کے سوا اور کیا جواب ہوتا۔ کہ اس الزام کا بار ثبوت اسمٰعیل کے ذمہ ہے۔ وہ اس گواہ کو پیش کرے یا بروئے قرآن مباہلہ کرے۔ تا معلوم ہو جائے کہ خدا مجھ پر الہام کرتا ہے یا نجوم سے میں پیشگوئیاں کرتا ہوں۔ ابھی وہ وقت ہی نہ آیا تھا۔ کہ آپ مسیح موعود ہونے پر مباہلہ کرتے۔ کیونکہ آپ جس وقت علی گڑھ تشریف لے گئے تھے۔ اور اسمٰعیل مذکور سے ملے تھے۔ اس وقت آپ کا دعویٰ تمثیل مسیح ہونے کا تھا نہ کہ مسیح موعود ہونے کا۔ پھر بھلا جس دعویٰ کے آپ اس وقت مدعی ہی نہ تھے۔ اس پر وہ مباہلہ کیسے کرتے؟

ماسوا اس کے آپ اسمٰعیل والے واقعہ سے بہت مدت بعد فروری ۱۸۹۱ء تک یہ دعویٰ کرتے تھے۔ کہ "اللہ جل شانہٗ کی وحی اور الہام سے میں نے تمثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ سو میں اسی الہام کی بنا پر اپنے تئیں وہ موعود سمجھتا ہوں۔ جس کو دوسرے لوگ غلط فہمی کی وجہ سے مسیح موعود کہتے ہیں۔ یہ میرے الہامات اور مکاشفات کا خلاصہ ہے۔ جو میرے رگ و ریشہ میں رچا ہوا ہے۔ اور ایسا ہی اس پر ایمان رکھتا ہوا"۔ جیسا کتاب اللہ پر اور اسی اقرار اور انہیں لفظوں کیساتھ میں مباہلہ بھی کروں گا لیکن امور مفصلہ ذیل کا تصفیہ ہونا لازم ہے۔ اوّل یہ کہ چند مولوی صاحبان جیسے مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری بالاتفاق یہ فتویٰ لکھدیں۔ کہ ایسی جزئیات خفیفہ میں اگر الہامی یا اجتہادی طور پر اختلاف واقع ہو تو اس کا فیصلہ بذریعہ مباہلہ کرنا جائز ہے۔ کیونکہ میرے خیال میں جزئی اختلافات کی وجہ سے مسلمانوں کو لعنتوں کا نشانہ بنانا ہرگز جائز نہیں۔ اب یہ نئی بات نکلی ہے۔ کہ ایسے اختلافات کے وقت میں ایک دوسرے پر لعنت کریں اور بددعا کر کے فیصلہ کرنا چاہیئے"۔

(تبلیغ رسالت جلد اوّل ص ۱۵۹ تا ۱۶۱)

پس حضرت مسیح موعود تو ۱۸۹۱ء تک یہی عقیدہ رکھتے تھے۔ کہ آپ کا دعویٰ جزئی اختلاف کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس پر مباہلہ جائز نہیں۔ پھر وہ آلات نجوم والے علیگڑھی سے اپنی صداقت پر کس طرح مباہلہ کرتے۔ لہذا مستریوں کا یہ کہنا کہ حضرت صاحب نے کیوں اپنے مسیح موعود ہونے پر مباہلہ نہ کیا۔ اور آلات نجوم پر مباہلہ چاہا۔ نری حماقت اور بطالت ہے۔

پھر اسمٰعیل والے مباہلہ کی نسبت بھی اسی اشتہار میں حضرت صاحبؑ فرماتے ہیں۔ کہ "ہاں اگر کسی ایک شخص پر سراسر تہمت کی راہ سے کسی فسق و معصیت کا الزام لگایا جائے۔ جیسا کہ مولوی اسمٰعیل ساکن علیگڈھ نے اس عاجز پر لگایا تھا۔ کہ نجوم سے کام لیتے ہیں۔ اور اس کا نام الہام رکھتے ہیں۔ تو مظلوم کو حق پہنچتا ہے۔ کہ مباہلہ کی درخواست کرے"۔ (تبلیغ جلد اوّل ص ۱۶۱) بنا بریں حضرت مسیح موعودؑ کے اس واقعہ کو پیش کر کے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ سے مباہلہ کا مطالبہ کرنا اپنی کور چشمی اور سیاہ باطنی اور بیوقوفی کا اظہار ہے۔ نہ کہ علم و فضل و عقل و دیانت کا اصرار و تقاضا۔

دوسرا عذر مستریوں نے یہ پیش کیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پادری آتھم سے موکد بعذاب حلف کا مطالبہ کیا تھا۔ "آتھم سے کیوں نہ اپنے صداقت دعویٰ یعنے مسیح موعود ہونے پر مباہلہ کیا۔ مجھے حیرت آتی ہے۔ کہ مستری کہہ کیا رہے ہیں۔ ایک بات بھی تو ان کے منہ سے ٹھکانے کی نہیں نکلتی۔ یہ نوزائیدہ مخالف تمام دنیا کو اپنے جیسا ہی احمق سمجھتا ہے۔ کہ وہ جو لکھدیگا لوگ اس پر فریفتہ ہو کر گر پڑینگے۔ اونادان سُن حضرت مسیح موعودؑ نے آتھم سے موکد بعذاب حلف کا مطالبہ صداقت اسلام اور صداقت الہام پر ہی کیا تھا۔ نہ کہ کسی جزئی اختلاف پر۔ پس وہ موکد بعذاب حلف کا مطالبہ یہ معنے رکھتا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام کا دعویٰ الہام سچا اور اسلام سچا اور اسلام کا خدا سچا اور اسلام کا بانی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچا ہے۔

"پیغام سیویاں" اور "فاروق"

خدا کی شان تو دیکھو کہ کلچڑی گنجی
حضور بلبل بستاں کرے تو انجی

"ریئس الاشرار زمیندار" کا فضلہ خور۔ لاہوری پیغام کا نوآموز دشمنان احمدیت کا دست نگر۔ داروگروں کا زیر اثر۔ مردم خور ڈھاب کا "پیغام سیویاں" ۲۷ ستمبر کے پرچہ میں میاں ثناء اللہ امرتسری کی قے چاٹ کر بالفاظ راجہ شاہی "پونچھ" والے پیغامی کے اپنے مخذول و مطرود پرچہ کے "مطائبات" میں عجائبات دکھاتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ

"منشی قاسم علی کا نام نامی کسی تعارف کا محتاج نہیں"!

بیشک یہ ایک سچی بات جھوٹے کی قلم سے نکل گئی ہے واقعی منشی قاسم علی سے سب شیاطین الانس ایسے ہی واقف ہیں۔ جیسے کوتوال شہر سے تمام دس نمبری بدمعاش اور چور اور گنڈے اور لچے واقف ہوتے ہیں۔ اس سے کوتوال کی تہنک نہیں سمجھی جاتی۔ بلکہ اس کی قابلیت اور نگرانی کی تعریف ہوتی ہے۔ کہ ہر شیطان اس سے خائف و ترساں رہتا ہے۔ اس لئے کوتوال کسی کے تعارف کا محتاج نہیں ہوتا۔ وہ خود اپنا تعارف ایسے شہدوں کو کرا دیتا ہے۔ آگے لکھتا ہے۔

"آپ کو ماشاء اللہ فحش نویسی میں جو خاص ملکہ حاصل ہے۔ (اس کا نمونہ ۲۰ ستمبر کا خاص نمبر شین سیویاں ظاہر ہے۔ جس میں مستریوں کے جملہ فواحشات کو فاش کر کے دکھا دیا ہے۔ اس فن باطل کشی اور ناطقہ بندی میں اور وقائع نویسی میں منشی قاسم علی) کا ثانی تمام وابستگان خلافت قادیان میں تلاش ہی کوئی موجود ہو (جیسا کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حسانؓ بن ثابت اور حضرت خالد کا ثانی تمام دابستگان رسالت پناہی میں شائد ہی ہوگا) خلیفہ قادیان نے اعتراضات سے تنگ آکر (جیسا کہ آنحضرت صلعم نے مخالفین کے اعتراضوں سے تنگ آکر حسان بن ثابت کو دشمنوں کی گالیوں کے جواب دینے کے لئے منبر پر بٹھا دیا تھا (منشی صاحب کو گالیوں سے کالم سیاہ کرنے کی اجازت مرحمت فرمادی (حضرت حسانؓ بن ثابت کی طرح) منشی صاحب کو اور کیا چاہیئے تھا۔ نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ فوراً گالیوں کی بوچھاڑ شروع کر دی (یہ بات مطائبات کے مجائبات نویس نے شیطنت سے لکھی ہے۔ کیونکہ ہم نے آؤ اور تاؤ دیکھکر اس کا بھاؤ بتایا ہے یا بغیر دیکھے بھالے ہی)

حضرات مولانا ظفر علیخان کو سگ دیوانہ۔

احرار المنافقین کو اشرار المنافقین کا خطاب عطا فرمایا ہے اس دمردم شناسی اور عدو مبین کی سرکوبی کے کارنامہ کی عوض قادیان کے ارباب حل و عقد نے بھی (اسیطرح) ان کی پیٹھ ٹھونکی (جس طرح رئیس الاشرار اور پیغامی "کبیر ہم" نے اپنے حزب الاشرار کی کمر تھامی تھی۔ کہ ایک خریدار دینے کا وعدہ کر کے مضمون نویسی کو بھی اپنے حلقہ بگوشاں کے ذمہ لگا دیا۔ جس کو معلوم کر کے فاروق)

کی اشاعت بڑھانے کی طرف جماعت کو بار بار توجہ دلائی (گو کام تو دونوں طرف یکساں ہی ہوا۔ جس کا گلہ نہیں۔ مگر دونوں کے کاموں کا فرق اتنا ہے کہ حزب الشیطان نے قرآن مجید کی اس نہی کے خلاف تعاونو علی الاثم والعدوان کر دکھایا۔ اور حزب الرحمن نے تعاونوا علی البر والتقوی پر عمل فرمایا۔ چنانچہ خسران مبین پیغام باطل کے حصہ میں آیا۔ اور فلاح دارین فاروق کے نصیب ہوا) مگر جماعت تو آگے ہی چندے دیتی دیتی رہ گئی تھی (اگر چندہ دینے کی عادی ہوتی۔ تو ارض مقدس قادیان سے خارج ہو کر پیغامی گھڑے میں جا کر کیوں گرتی۔ اس عدم بذل مال نے ہی تو ان کو سلسلہ سے کاٹ ڈالا۔ اور قادیان سے تعلق رکھنے والوں نے اس انعام الٰہی اور احسان خدائی کو قبول کر کے اپنا مال خدا کی راہ میں دینے کی توفیق پائی بھلا پیغامی (نادہندہ)

کہاں اس آواز (کبیر ہم) پر لبیک کہہ سکتے تھے (مستریوں) کو تو امید کامل ہو چکی تھی۔ کہ ایک ایک (جھوٹے الزام) کے عوض ہزار ہزار روپیہ ان پر نچھاور ہو جائے گا۔ (مگر پیغام سیویاں کی) اشاعت نہ بڑھنی تھی نہ بڑھی۔ (اور فاروق خدا کے فضل سے "پیغام سیویاں" کے مقابلہ میں چوگنی اشاعت تک پہنچ گیا ہے۔ اگر جھوٹے نہیں ہو۔ تو خریداران پیغام باطل کا رجسٹر پیش کر کے موازنہ کر لو) آخر منشی صاحب نے پھر موٹروں کے کاروبار کو غنیمت سمجھا۔ کہ اخبار کے جاری کرتے ہی دو موٹروں کو بند کر دیا۔ اور ہمہ تن پیغام باطل کی سرکوبی میں مصروف ہو گئے۔ مگر مستریوں کے پاس نہ موٹر ہی نہ چکی نہ آٹا نہ دال نہ سیویاں اور نہ شین۔ فاقہ کشی کا دور دورہ ہو گیا گھر مقدمہ دیوانی میں گرفتار ہو کر سر پیٹنے اور ٹانگیں آسمان کی طرف کر کے رات بسر کرنے لگے۔ اور فاروق نے تو)

خریداروں کو وعدہ دیا۔ کہ آئندہ پرچہ اکٹھا شائع ہوگا۔

اور تمام اعتراضات کا جواب (دلائل) سے دیا جائیگا۔ (اور محض خدا کے فضل اور روح القدس کی تائید سے فاروق کا موعودہ جواب ۲۰ ستمبر کو ایسا نکلا۔ کہ مستریوں کو دیکھتے ہی غش آگیا۔ جب فاروق کو لے کر تیس مارخاں لاہوری اور اپنے عم بزرگوار پیغامی کے حضور جا کر سجدہ کر کے گر گئے۔ کہ حضور اب کیا کریں۔ آپ کا اور ہمارا سارا بنا بنایا کھیل بگڑ گیا۔ واقعات نے بروز آکر ہمیں اور آپ کو ایک کوڑی کا نہ رکھا۔ اس کا علاج کیا ہے اور جواب کیا۔ یہ پرچہ یار و اغیار نقد جان دیکر خرید رہے ہیں۔ ببیر و نجات سے مبارک باد کے خطوط ایڈیٹر فاروق کے نام آرہے ہیں۔ ہر جگہ اس پرچہ کی مانگ ہو رہی ہے پہلے ہی یہ پرچہ زیادہ تعداد میں طبع کرایا تھا۔ وہ ہاتھوں ہاتھ نکل گیا۔ اب اس کو کتابی صورت میں چھاپنے کا اعلان ہو رہا ہے۔ ہم تو آپ کے بھروسہ پر ہی سمجھے تھے)

کہ وہ قادیان کی چار دیواری میں محدود رہیگا۔ یا دو تین سو قادیانیوں کے پاس دل کو ٹھنڈک پہنچانے کے لئے چلا جائیگا۔ ہمیں کیا خبر تھی۔ کہ وہ مقبول عام ہو کر ہماری اور آپ کی ساری حقیقت کھول کر رکھ دیگا۔ ایہا الاشرار "کبیر ہم" دیکھئے فاروق کو کیسے حوصلہ افزا خط ببیر و نجات سے مبارک باد کے خطوط ایڈیٹر فاروق کے نام آرہے ہیں۔ ہر جگہ اس پرچہ کی مانگ ہو رہی ہے پہلے ہی یہ پرچہ زیادہ تعداد میں طبع کرایا تھا۔ وہ ہاتھوں ہاتھ نکل گیا۔ اب اس کو کتابی صورت میں چھاپنے کا اعلان ہو رہا ہے۔ ہم تو آپ کے بھروسہ پر ہی سمجھے تھے)

سے اس پرچہ کے متعلق آرہے ہیں۔ جن میں سے دو چار بطور نمونہ میں آپ کو سناتا ہوں۔ ہمارے حلقہ سے جہاں ہم نے دل کھول کر پروپیگنڈا کیا تھا حافظ عبدالسلام صاحب ایڈیٹر فاروق کو تحریر فرماتے ہیں۔ کہ

"آپ کا خاص نمبر ملا۔ نہایت دلچسپ تھا۔ ایسا کہ جب تک سارے کا سارا ختم نہ کر لیا تسلی ہی نہ ہوئی اس میں اکثر وہ واقعات تھے۔ جن کا خاکسار کو علم نہ تھا۔ اور خاکسار کا خیال ہے۔ کہ اکثر حصہ جماعت کو علم نہ تھا۔ یہ آپ نے بڑا ہی احسان کیا کہ اصل واقعات کے چہرے سے پردہ ہٹا دیا۔ اب اس کے بعد ان کے ارتداد پر احمدی احباب کو بہت کم استعجاب ہوگا۔ جس جس نے اسے دیکھا ہے بہت پسند کیا۔ اللہ تعالےٰ آپ کو بہت بہت جزاء خیر دے"

(عبدالسلام دیولاج شملہ)

حضرت کبیرنا! یہ کیا اور سنئے معلہ القاب مرزا یعقوب بیگ صاحب کے وطن مالوف سے مرزا مبارک بیگ صاحب نے ہمارے اور آپ کے دل جلانے والا یہ خط فاروق کو لکھکر بھیجا ہے۔ کہ

"آپ کا فاروق نمبر جو ہیڈ ماسٹر صاحب اور مرزا صاحب کے نام آئے ہیں۔ وہ بہت مقبول ہوئے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ واقعی حق خدمت دین و مخلوق خدا آپ نے اس مضمون کے ذریعہ ادا کی ہے۔ قیامت تک کے لئے آپ نے آنے والی نسلوں کو دعا کرنے کے لئے ایک ٹھوس تحریک چھوڑ دی ہے یہ بہت بڑا فضل الٰہی ہے۔ جو آپ کے حصہ میں آیا ہے۔ برادرم عزیز مرزا صاحب نے اس کو شروع سے لے کر آخیر تک پڑھا۔ اور نہایت شاندار الفاظ میں اس کی تعریف کی۔ دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کے ذریعہ تمام بنی نوع انسان کو ہدایت دے"

(مبارک بیگ کلانور)

"حضرت فرشتہ سیرت مولانا" ہماری تو جان گھلی جاتی ہے۔ جب سے ہم کو یہ معلوم ہوا۔ کہ اور تو اور ہمارے داماد اور بہنوئی مرزا عبدالحق صاحب وکیل گورداسپور نے بھی یہ لکھ بھیجا۔ کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"آپ کا مفتین سیویاں نمبر واقعی بہت عمدہ اور مفید ہے۔ آپ نے بہت تکلیف اٹھا کر اسے لکھا ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو بہت بہت جزاء دے۔ اس میں واقعات ایسی ترتیب کے ساتھ دیئے ہیں کہ اکثر لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ مباہلہ کے متعلق بھی نہایت مفید معلومات بہم پہنچائی ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ میں نے یہ خط بطور شکریہ کے ارسال خدمت کیا ہے۔" (مرزا عبدالحق گورداسپور)

حضرت امیر نامور کبیر نما فاروق کے پیغام سیویاں نمبر نے تو ہمیں منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا۔ دو پوسٹ کندہ حالات لکھے ہیں۔ کہ ؎

دل من داند و من دانم و داند دل من

ہماری اور آپ کی یہ آہ و زاری کہ فاروق بڑا گالیاں دیتا ہے۔ وہ بڑا سخت گیر ہے۔ لوگوں کو اس خاص نمبر کے نکلنے سے بادہوائی اور محض یاوہ سرائی معلوم ہونے لگی ہے۔ دیکھئے تو حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب عبیا بے نفس اور باخدا انسان بھی فاروق کو یہ لکھتا ہے۔ کہ

"ابھی فاروق پہنچا۔ جزاکم اللہ خوب لکھا ہے اور اس ترتیب اور وضاحت سے لکھا۔ جس سے مرتدوں کا مبتدر تبع ارتداد کی طرف جانا پورے ثبوت کے ساتھ ثابت ہو گیا ہے۔ میری رائے ہے۔ کہ یہ پرچہ ہر جماعت اور ہر مقام پر خواہ وہ خریدار فاروق ہوں یا نہ ہوں پہنچانا چاہیئے۔ آپ کو اس اخبار کے سیویاں نمبر کی تحریر اور مدلل تحریر پر مبارک باد دیتا ہوں۔" (محمد اسمٰعیل سونی پت)

اے برادران پیغام و ممبران جمعیۃ اشرار بتاؤ اب کیا چارہ کار ہے۔ ہمیں تو آپ نے یہ بیڑہ دے رکھا تھا۔ کہ فاروق کا خاص نمبر قادیان کی چار دیواری میں ہی محدود رہے گا۔ مگر وہ تو خدا کے فضل اور ہماری شومئی بخت سے اپنا دائرہ وسیع کر رہا ہے۔ ہم تو یہی سمجھے بیٹھے تھے۔ کہ اس کی اشاعت والی تحریک پر کون لبیک کہے گا۔ مگر معاملہ اس کے برعکس ہو رہا ہے۔ خریداری بھی روز افزوں بڑھ رہی ہے۔ ہمارا یقین نہ ہو تو ہمارے دوست جناب عالم خاں صاحب سب پوسٹماسٹر قادیان یا رفیق ثانی بابو شیر سنگھ سارٹر کلرک ڈاک خانہ قادیان سے دریافت فرما لیجئے کہ ہر ہفتہ اخبار فاروق زیادہ ہوتا جاتا ہے یا پیغام سیویاں کی طرح روبہ تنزل ہے۔ اور اس خاص پرچہ کی کثرت اشاعت کے لئے تو قادیانی جماعت کے لوگ اب رقمیں بھیج رہے ہیں۔ اور کوشش میں ہیں۔ کہ اس کو دس ہزار کی تعداد میں چھپوا کر اپنی اتنی کثرت سے شائع کیا جائے۔ کہ ہمارے پمفلٹ اور اشتہار سب ہوا میں اڑتے نظر آئیں۔ اور ہم کو کسی کے سامنے منہ دکھانے کا یارا نہ رہے۔ بلکہ منہ چھپانے کا بھی موقعہ نہ ملے۔ آہ ہم تو بھولے ہوئے تھے۔ ہمیں اپنے انجام کا کیا پتہ تھا۔ کہ یہ ہوگا ساور اب تو یا حضرت امیر ایدہ اللہ" آپ کے "پیغام جنگ" نے بھی ہم سے کنارہ کشی کی طرح ڈال لی ہے۔ ہم نے جب آپ کا مرسلہ "پیغام" دیکھا۔ تو ہمارے پاؤں تلے سے مٹی نکل گئی۔ کہ یہ کیا ہو گیا۔ کہ آپ کے دوست ایڈیٹر پیغام جنگ نے ۲۸ ستمبر کے پرچہ میں صفحہ ۳ کالم اوّل پر ہم سے علیحدگی کا پنتیرہ اس طرح جمانا شروع کیا۔ جو غالباً لوگوں کی مار دھاڑ اور غیرت دلانے سے ڈر کر یہ لکھدیا کہ :-

"اخبار پیغام حق قادیان سے جاری ہوا ہے۔ زیادہ تر میاں محمود احمد صاحب کے خیالات کی تردید کرتا ہے۔ لیکن تمام سلسلہ احمدیہ اور حضرت مسیح موعود پر نیش زنی کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ مفصل پھر"

یا حضرت امیر ہم نے آپ کے اشارات سے ذرا بھی قدم باہر نہیں رکھا۔ جس جس طرز کے مضامین جناب مولانا صدرالدین صاحب اور حضرت مولانا ظفر علی خانصاحب" کو پسند خاطر تھے۔ اس طرز پر ہم نے حق کو پہنچایا ہے۔ ہم نے اگر حضرت مسیح موعودؑ اور تمام سلسلہ احمدیہ پر ڈنک مارنا شروع کیا۔ تو اسی خیال سے کہ آپ کا حضرت مسیح موعودؑ اور سلسلہ احمدیہ سے واسطہ کیا ہے۔ ہمیں تو جناب صدرالملت کی پاک صحبت اور حضرت ڈاکٹر دین کی پاکیزہ نصائح اور ظفرالملت والدین" کی نیک سیرت سے یہی استفاضہ ہوا تھا۔ کہ جس طرح اُلّو سیدھا ہو۔ اس طرح کے مضامین لکھا کرو تاکہ عوام الناس کا رجحان پیغام سیویاں" کی طرف بڑھے اور یہی ہمیں پیر و مرشد مولوی صلاح الدین صاحب آفتاب قادیان اور رفیق دلی جناب ڈاکٹر عبداللہ صاحب سے سبق ملا تھا۔ اس لئے پہلے دبے دبے الفاظ میں ہم مسیح موعود اور سلسلہ احمدیہ پر لکھ جاتے تھے۔ اس خیال سے کہ یہ سب قادیانیوں اور خلیفہ قادیان سے تعلق رکھتا ہے۔ نہ کہ حضرت مسیح موعود کی مخالفت کرنیکا خدانخواستہ اہل پیغام پر کچھ برا اثر پڑتا ہے۔ ہاں یہ غلطی ہو گئی۔ کہ کھلا کھلا ہم نے حضرت مسیح موعود اور سلسلہ احمدیہ کے خلاف لکھنا شروع کر دیا۔ جو ابھی نہ چاہیئے تھا۔ اس لئے شائد پیغام جنگ" نے اپنے ریویو بالا میں ہمیں آئندہ سمجھانے کے واسطے مفصل پھر" کا فقرہ لکھکر کسی قدر ڈھارس بندھا دی ہے۔ جو امید ہے۔ کہ حضور کی مجلس مبارک میں مناسب تجاویز کے ساتھ پیغام حق" کو سردست سنبھال لیا جائیگا۔ کیونکہ مظہر الحق جیسا قابل ایڈیٹر بھی آپ نے ہی منتخب فرما کر ارسال فرمایا تھا۔ گو غلطی سے اس دفعہ کے پیغام سیویاں" میں عبدالخالق کا نام بھی ٹائٹل پر لکھا گیا۔ جو بعد میں احتیاطاً اس کے منہ پر کاغذ کی ایک چیپی لگا کر چھپا دیا گیا۔ معلوم نہیں فاروق نے کس طرح اس کو بھی اوکھاڑ نکالا۔ بہرحال اپنے سایہ عاطفت سے ہمیں علیحدہ نہ فرمانا۔ ہم جس طرح آپ چلائیں گے چلیں گے۔ کیونکہ یہ مثل مشہور ہے ؎

جس کا کھایئے اس کا گایئے

مگر جس طرح ہو سکے فاروق سے ہماری جان چھڑایئے

فاروق سے مستریوں کی درخواست

"پیغام سیویاں" مستریان نے فاروق سے مندرجہ ذیل خواہش کی ہے۔ کہ خاص نمبر میں "اگر منشی رقاسم علی اصاحب نے نئی گالیوں کو اپنے اخبار کی زینت بنایا۔ تو ہم سمجھیں گے۔ کہ جواب مل گیا۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ گالیاں دہرائی نہ جائیں۔"

سو مستریوں کو فاروق کا شکریہ ادا کر کے داد دینی چاہیئے۔ کہ ہم نے ان کی درخواست بالا کے پیش ہونے سے قبل یہ التزام کیا تھا کہ نئی گالیوں" سے ہی اس خاص نمبر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو سجایا جائے۔ سو الحمد للہ کہ اس میں گالیاں دہرائی نہیں گئیں۔ بالکل نئی سے نئی اور ایک سے ایک بڑھ کر گالی پیش کی گئی ہے۔ اور پھر خوبی یہ کہ تمام کی تمام گالیاں مستریوں کے گھر سے بلکہ ان کی مشین سے ہی نکلی ہوئی درج کی ہیں۔ یہ ہمارا احسان ہے۔ کہ ہم نے انکی تمنا کو ان کی خواہش کے مطابق پورا کر دیا ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ کہ آپ کو پرانی گالی کے دیکھنے کا موقعہ نہ دوں گا۔ نئی سے نئی سنتے جائیے۔ ابھی کافی ذخیرہ میرے پاس آپ کی چکی کا پسا ہوا موجود ہے۔ فانتظروا ؛

پیغامی پروپیگنڈا

پیغام سیویاں اور ایک غیر مبائع وکیل

قرآن کریم کے شروع ہی میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ منافق دھوکہ باز ہوتے ہیں۔ اس لئے غیر مبائع حضرات اگر اپنا اصلی پیشہ ترک کر دیں۔ تو منافق کیسے کہلائیں مگر حال میں ایک ایسا واقعہ پیغام سیویاں میں غیر مبائعین کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔ جس نے قرون اولیٰ کے منافقین کے بھی کان کتر دیئے ہیں۔

اصل واقعہ سرینگر کشمیر میں ایک شخص مسمی اتی بن سلول محمد عبداللہ وکیل ایک پرانے پیغامی ہیں۔ جو اپنے لڑکے کو بیرسٹری پاس کروانے لنڈن بھیجنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اور اس غرض کے لئے وہ پیغامیوں کی حد سے زیادہ چاپلوسی کرتے ہیں۔ کہ کسی طرح ان کا لڑکا مشن کا مبلغ بن جائے۔ اور مفت میں بیرسٹر بن کر آجائے۔ حالانکہ عقائد میں مولوی محمد علی صاحب کے وہ سخت مخالف ہیں۔ میرے اس دفعہ موسم گرما کی تعطیلات میں سرینگر پہنچنے پر مجھے ملے۔ اور پہلی ملاقات پر ہی معلوم ہوگیا۔ کہ یہ شخص اسلام سے کوئی واسطہ نہیں رکھتا۔ لیکن اپنے آپ کو پیغامی ظاہر کرتا ہے۔ بہرحال گفتگو کا سلسلہ شروع ہوا۔ جو بات بھی اس کے سامنے منقولی پیش کی جاتی۔ اس کا انکار کر دیتا۔ اس لئے میں نے کہا۔ کہ جب تک آپ اپنا مذہب نہ ظاہر کریں۔ ٹھیک گفتگو کا کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ آخر مجبور ہو کر اس نے اپنے عقائد لکھ دیئے جنہیں پڑھ کر نہ کوئی یہ سمجھ سکے۔ کہ مسلمان ہے۔ نہ یہ کہ بابی بہائی اور ان عقائد میں یہ بھی لکھدیا کہ قرآن کریم کے بعد نئی شریعت بھی آسکتی ہے۔ اور اپنی پیغامی احمدیت کا یوں اظہار کیا۔ کہ "نہ میں مولوی محمد علی صاحب کا مطیع ہوں اور نہ حضرت میاں صاحب کا مخالف" اس کے بعد یہ تحریری مناظرہ شروع ہوگیا۔ اور اس نے رقعہ جات سختی سے لکھنے شروع کر دیئے۔ کچھ غیر احمدی دوست بھی میرے پاس آئے۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ یہ شخص بہت "بدزبان" و "گندہ دہان" ہے۔ جس شخص سے اس کی گفتگو ہوتی ہے۔ گالیوں پر اتر آتا ہے۔ جس پر مناسب سمجھا گیا۔ کہ ایسے بدلگام شخص کے جواب میں بھی ویسی ہی سختی کی جائے۔ تا اسے ہوش آئے۔ چنانچہ میں نے بھی دو تین رقعے اسی کی طرز پر اسے لکھے۔ جن سے جناب کے دماغ کا اپریشن ہوگیا۔ اور آپ نے نرمی سے رقعے لکھنے شروع کر دیئے۔ نیز کہا کہ آئندہ سختی نہ کی جائے۔ جس پر میں نے انہیں لکھا۔ کہ میری تو سختی کی عادت ہی نہیں۔ مگر گندے پھوڑے کو نشتر لگانے سے ہی آرام آتا ہے۔ اس لئے میں نے جناب پر اس بات کو ظاہر کرنے کے لئے یہ الفاظ لکھے ہیں۔ تا آپ کو بھی معلوم ہو۔ کہ ایسے الفاظ سن کر انسان کو کس قسم کا صدمہ پہنچتا ہے۔ اور یہ قاعدہ ہے۔ کہ جو ڈستا ہے۔ وہ کچلا جاتا ہے۔ اگر آپ سختی نہ استعمال کریں تو ادھر سے بھی نرمی ہوگی۔ چنانچہ اس کے بعد دو تین رقعے نرمی سے لکھکر پھر سختی پر اتر آئے۔ جس کی وجہ یہ ہوئی۔ کہ میں نے پندرہ ایسے مطالبات کئے۔ جن سے جناب کا ناطقہ بند ہوگیا۔ اور اس سلسلہ خط و کتابت کا شہر میں بھی عام چرچا ہوگیا۔ چنانچہ کئی معززین اصحاب کی نظر سے یہ رقعے گذرتے۔ اور وہ بڑی دلچسپی سے فریقین کے رقعہ جات کا مطالعہ کرتے۔ میرے ان مطالبات کے جواب سے عاجز آکر پھر گالیوں پر اتر آئے۔ کہ کسی طرح آپ کا پیچھا چھوٹے۔ چنانچہ کئی مرتبہ بس ہونے (جو مولوی محمد عبداللہ مذکور کے خاص آدمی ہیں۔) آکر پوچھا بھی کہ آپ کب جائیں گے تا کہ کسی طرح محمد عبداللہ صاحب کی خلاصی ہو۔ اور پبلک اس امر کی منتظر تھی۔ کہ دیکھیں آخری رقعہ کس کا ہوتا ہے۔ اس لئے وکیل صاحب نے چاہا۔ کہ گالیاں دیکر پیچھا چھڑا لیں۔ مگر جب ترکی بترکی جواب ملا تو وکیل صاحب کے دانت کھٹے ہوگئے۔ اور میرے پندرہ مطالبات آپ کے ذمہ قرض رہے۔ اور میرے آخری رقعہ کے جواب کی سکت آپ میں نہ رہی۔ اور یُبہت الذی کا نظارہ دیکھتے ہوئے میں سرینگر سے واپس ہوا ؛

جب تک میں وہاں رہا۔ نہ آپ نے کوئی تحریر "پیغام سیویاں" میں بھیجی نہ "پیغام جنگ" میں بلکہ ایسا کرنے کو پیغام موت سمجھتے رہے۔ لیکن میری واپسی پر میدان خالی پاکر لگے انگڑائیاں لینے اور مرتد کہنے کے کندہ ناتراش "مظہر الباطل" کی خدمت میں خلاف انسانیت اور خلاف واقع مضمون لکھکر بھیجدیا۔ تا ثابت ہو جائے۔ کہ یہ پیغامی رکن بھی سرینگر میں کچھ نہ کچھ ننگ انسانیت کے کام میں لگا رہتا ہے۔

میں "پیغام سیویاں" اور اس کے نامہ نگار محمد عبداللہ وکیل پیغامی ہر دو ہم جنس اصحاب کو جنہوں نے صرف کسی سے تہذیب کا نام سنا ہوا ہے۔ اور یہ بھی پتہ نہیں۔ کہ تہذیب "ط" سے لکھی جاتی ہے یا "ت" سے چیلنج کرتا ہوں کہ فریقین کے رقعے اپنے پیغام میں شائع کریں۔ جس سے معلوم ہو جائیگا۔ کہ کس کی زیادتی ہے۔ اور نیز یہ بھی معلوم ہو جائیگا کہ اس بوڑھے طوطے نے جو گالیاں کسی "بازاری کنجر اور چوہڑے" سے بھی نہیں سنیں۔ اس سے بڑھ کر خود لکھی ہیں یا نہیں اور اگر رقعے نہ شائع کئے گئے۔ تو پبلک پر ایک دفعہ اور واضح ہو جائیگا۔ کہ پیغامی پروپیگنڈے کی کیا حقیقت ہے ؛

خاکسار

(عبدالاحد داتوی مولوی فاضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امیر اید اللہ کے خسر ڈاکٹر صاحب کو بیک مشورہ

(۲)

فاروق کے "شبین سیویاں نمبر" میں "خسر داماد میں آویزش" کے زیر عنوان مولوی محمد علی صاحب اور آپ کے خسر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے حوالجات سے بالتفصیل ثابت کیا گیا ہے۔ کہ پردہ جیسے شرعی مسئلہ کے متعلق حضرت "امیر ایدہ اللہ" اور آپ کے مرید ڈاکٹر بشارت احمد صاحب میں کس قدر بُعد المشرقین ہے۔ کہ ایک طرف اگر مولوی محمد علی صاحب دیور۔ بہنوئی وغیرہ سے پردہ نہ کرنا جائز سمجھتے ہیں۔ تو دوسری طرف آپ کے خسر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب دیور۔ بہنوئی وغیرہ سے پردہ نہ کرنا خلاف شریعت کہتے ہیں۔ خسر صاحب صرف اتنے پر ہی بس نہیں کرتے۔ بلکہ حضرت "امیر ایدہ اللہ" اور ان جیسے دوسروں پر فتویٰ عائد فرماتے ہیں۔ کہ جو اس کے خلاف کہتا ہے۔ وہ غلط کہتا ہے۔ مطلب اپنی خواہشات کا اتباع ہے۔ اسلام کا صرف بہانہ ہے۔" پھر ساتھ ہی خسر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ "گھر کے اندر کی بے تکلفیاں ایسا افراط و تفریط کا نظارہ پیش کرتی ہیں۔ کہ سخت قابل افسوس اور قابل اصلاح ہیں" خیر ہمیں خسر و داماد کی آویزش سے سروکار نہیں۔ بلکہ میرا مقصد تو اس اختلاف کو جتانے سے محض اصولی مشورہ ہے۔ جو از راہ ہمدردی مکرم ڈاکٹر بشارت احمد کو دینے کی جرأت کرتا ہوں۔ وہ یہ کہ ابتداء خلافت ثانیہ میں آپ صاحبان کو حضرت میاں صاحب کی بیعت کرنے میں صرف اختلاف عقائد مانع تھا۔ حضرت "امیر ایدہ اللہ" اور سب صاحبان نے فرداً فرداً یہی وجہ بیعت نہ کرنے کی بیان کی۔ کہ چونکہ مسئلہ نبوت اور کفر و اسلام میں اختلاف ہے۔ اس لئے ہم اختلاف رکھ کر میاں صاحب کی بیعت نہیں کر سکتے۔ ورنہ منافقت ہوگی۔ میری رائے ناقص میں یہ بات ایک حد تک آپ صاحبان کے اصول کے مطابق نہایت مناسب تھی۔ حضرت "امیر ایدہ اللہ" کا پاک نمونہ قابل آفرین ہے۔ کہ آپ جب تک قادیان میں مقیم رہے۔ اور قادیان کی غلامی کا دم بھرتے رہے تب تک آپ نے باوجود اختلاف عقائد رکھنے کے کبھی بھی حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت کو غیر نبوت یا محدثیت یا ولایت کے منہاج پر پرکھنے کی ہدایت نہیں بیان فرمائی اور وہی کچھ کہتے رہے۔ جو ان کے آقا حضرت مسیح موعودؑ فرماتے رہے۔ مگر جونہی آپ لاہور جا کر مقیم ہوئے۔ تو پھر بالکل وہی بیان فرمانا شروع کیا۔ جو ان کے موجودہ آقایان نامدار فرمایا یا فرمانا چاہتے ہیں۔ کیونکہ اختلاف عقائد تو ان کے اعتقاد میں کفر سے بدتر ہے۔ پس مکرم ڈاکٹر صاحب کو میں ان کے پیر "امیر ایدہ اللہ" کے اسوہ حسنہ کی پیروی کے لئے توجہ دلاتا ہوں۔ کہ آپ حضرت "امیر ایدہ اللہ" سے پردہ جیسے قرآنی مسئلہ میں اتنا بڑا اختلاف رکھ کر ان کے مرید نہیں رہ سکتے۔ بلکہ منافق سمجھے جائینگے۔ اس لئے بہتر ہے۔ کہ فوراً غلامی امارت کا جوا گردن سے اتار پھینکیں۔ اور الگ تھلگ ہو کر میدان میں نکل آئیں۔ نیمے دروں نیمے بروں رہنا تکلیف کا موجب رہے گا۔ بیشک آپ نہ ادھر کے رہیں نہ اُدھر کے رہیں۔ بلکہ بین ذالک کی گھاٹی میں کھل کھیلیں

مرا و ما نصیحت بود و کردیم
(خاکسار فخر ملتانی)

(بقیہ صفحہ ۱۰ کالم ۲)

دور جا کر گالیاں دینے سے غیرت آگئی۔ مگر یہ انہوں نے اصل میں مجھ کو غلط کہا تھا۔ کیونکہ بعد میں مجھ کو معلوم ہوا۔ کہ احمدیہ بلڈنگس کے محلہ میں ایک چھوٹی سی غیر احمدیوں کی مسجد ہے۔ غیر احمدیوں نے اس کو بنا اس مسجد میں بلا لیا۔ اور وہاں وہ ان کو تراویح پڑھا رہا۔ اور نصف ماہ رمضان تک احمدیوں کی نمازیں ضائع کر کے خود ہی چلا گیا۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ کا ایک واقعہ

ایک دفعہ میں ٹوبہ ٹیک سنگھ گیا۔ وہاں شیخ محمد حسین صاحب جو شیخ مولا بخش صاحب لائل پوری کے بھائی ہیں۔ اور وہاں روئی کے کارخانہ کے مینیجر ہیں ان کے پاس اترا۔ شیخ صاحب نے فرمایا۔ کہ جو شخص مرزا صاحبؑ کو مسلمان مانتا ہے۔ اور جن لوگوں نے کفر کا فتویٰ دیا ہے۔ ان کو کافر جانتا ہے۔ ایسے شخص کے پیچھے تم نماز پڑھ لوگے۔ میں نے عرض کی کہ ہرگز نہیں۔ ہاں اگر وہ بیعت کرے۔ تو پھر نماز پڑھ لوں گا۔ جو لوگ حضرت صاحبؑ کو مسلمان جانتے اور مخالفت نہیں کرتے ہم ان کو دوسروں پر فوقیت دیتے ہیں۔ اور ان کو شریف سمجھتے ہیں۔ مگر ان کو سلسلہ احمدیہ میں داخل نہیں سمجھتے۔ وہ بھی غیر احمدی ہیں۔

شیخ صاحب نے فرمایا۔ یہ ہمارے پاس ایک سید حاجی صاحب رہتے ہیں۔ انہوں نے ہم کو تحریر لکھدی ہے۔ کہ میں مرزا صاحبؑ کو مسلمان مانتا ہوں۔ اور جو لوگ مرزا صاحبؑ کو کافر کہتے ہیں۔ میں ان کو کافر سمجھتا ہوں۔ میں نے عرض کی شیخ صاحب یہ صرف روٹی کھانے کا ڈھنگ ہے اور کچھ نہیں۔ جو شخص حضرت مرزا صاحبؑ کو مسلمان مانتا ہے۔ وہ حضورؑ کے تمام دعووں پر ایمان لاتا ہے۔ حضورؑ کے تمام الہامات کو خدا کا کلام مانتا ہے۔ ایسا شخص سلسلہ کے باہر ہرگز نہیں رہ سکتا۔ مگر شیخ صاحب یہی کہتے گئے۔ کہ وہ مرزا صاحبؑ کو دل سے سچا جانتا اور آپؑ کے تمام دعووں کو بھی مانتا ہے۔

قریباً چھ ماہ کے بعد میں پھر گیا۔ اور اس سید صاحب اور حاجی صاحب سے علیحدہ ان کے کمرہ میں جا کر مندرجہ ذیل گفتگو کی:۔

احمدی۔ حاجی صاحب ہمارے شیخ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ آپ حضرت مرزا صاحبؑ کو سچا مسلمان مانتے ہیں۔ کیا یہ درست ہے؟

حاجی صاحب۔ ہاں میں مرزا صاحبؑ کو سچا مسلمان مانتا ہوں۔ اور جو ان کو کافر کہتے ہیں۔ ان کو کافر جانتا ہوں۔

احمدی۔ جبکہ آپ حضرت مرزا صاحبؑ کو سچا مانتے ہیں تو پھر بیعت کیوں نہیں کرتے۔ آپ کو تو فوراً بیعت کرنی چاہیئے۔

حاجی صاحب۔ بات اصل میں یہ ہے۔ کہ اب جو آپ لوگوں نے آپس میں جھگڑا ڈال دیا ہے۔ اس سے ڈرتا ہوں۔ آپ مرزا صاحبؑ کو نبی کہتے ہیں۔ اور یہ مجدد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب ہم مرزا صاحبؑ کو نبی کیسے مان لیں؟

احمدی۔ حاجی صاحب جنکے گھر میں آپ رہتے ہیں۔ یہ تو مرزا صاحبؑ کو نبی نہیں مانتے۔ کم از کم فی الحال آپ ان کے ساتھ ہی شامل ہو جاویں۔ اور مولوی محمد علی صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر لیں۔

حاجی صاحب۔ آپ نے درست فرمایا ہے مگر یہ لاہوری فریق کے احمدی مرزا صاحبؑ کو مسیح اور امام مہدی بھی مانتے ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ آسمان سے نازل ہونگے اور امام مہدی سادات سے ہوگا۔ تو مرزا صاحبؑ کو ہم مسیح اور مہدی کیسے مان لیں۔ مجدد کا دعویٰ درست ہے۔ مسیح اور مہدی کا غلط۔

احمدی۔ حاجی صاحب آپ نے شیخ صاحب کو لکھکر دیا ہوا ہے۔ کہ میں مرزا صاحبؑ کو سچا مسلمان مانتا ہوں۔ مگر اب آپ مسیح اور مہدی کے دعویٰ میں ان کو غلطی پر تبلا رہے ہیں۔ یہ آپکا طریق اچھا نہیں ہے۔

حاجی صاحب۔ میں نے یہ لکھدیا تھا۔ کہ وہ ایک مسلمان ہیں۔ مجدد نہیں۔ مگر میں یہ نہیں مان سکتا۔ کہ خدا ان سے کلام کرتا تھا۔ یا کہ وہ مسیح اور مہدی بھی ہیں۔

میں نے شیخ صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ آپ اپنی نمازیں برباد نہ کریں۔ وہ شخص حضرت مسیح موعودؑ کا سخت مخالف ہے۔ مگر شیخ صاحب نے میری بات نہ مانی۔ آخر کچھ عرصہ کے بعد پھر جب میں وہاں گیا تو حاجی صاحب مجھ کو وہاں نظر نہ آئے۔ میں نے دریافت کیا۔ تو شیخ صاحب کے صاحبزادے نے فرمایا۔ کہ وہ باہر لوگوں کے ہاں جاکر حضرت مسیح موعودؑ کو گالیاں دیتا تھا۔ اس لئے ہم نے نکال دیا۔

اکال گڈھ کا ایک واقعہ

ایک دفعہ میں اکال گڑھ گیا۔ وہاں میں نے کسی احمدی کا پتہ دریافت کیا۔ ایک صاحب نے فرمایا۔ کہ ایک لاہوری فریق سے تعلق رکھنے والا احمدی ہے۔ آؤ اس کے پاس آپ کو لے چلوں۔ میں اس کے ہمراہ چلا گیا اور اس احمدی سے جاکر مصافحہ کیا۔ ایک شخص نے اس سے کہا۔ کہ یہ قادیان سے تعلق رکھنے والے احمدی ہیں (۲۴)

(۲۴) اس نے جھٹ کہدیا۔ کہ ان کا اور ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ اس شخص نے کہا۔ کہ آپ بھی تو مرزا صاحب کو مانتے ہیں۔ احمدی صاحب بولے۔ ہم ان کی طرح نہیں۔ بلکہ جس

(ضیاء الاسلام پریس قادیان میں مرزا صاحب کی ہتک کرنے والے شخص نے شیخ صاحب کے سامنے کی)

وصیت ۲۸۷۵

میں امتیاز بیگم زوجہ ڈاکٹر سراج الحق خاں قوم ککے زئی عمر ۲۲ سال بیعت قریباً۔ اسال سے ساکن فیض اللہ چک ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۲ ۱/۲۸ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویگی۔ میری موجودہ جائداد زیورات قیمتی لعہار روپیہ مہر ۵۰۰ روپیہ زیورات میں شامل ہے۔ ۲ ۱/۲۸۔ العبد موصیہ امتیاز بیگم۔ گواہ شد۔ حافظ نور محمدؐ گواہ شد۔ منشی نور محمد خاں والد موصیہ گواہ شد سراج الحق خاں سب اسسٹنٹ سرجن خاوند موصیہ۔

وصیت ۲۸۹۰

میں سکینہ بی بی زوجہ منشی نور محمد خاں عمر قریباً ۵۰ سال بیعت قریباً دس سال ہوئے ساکن فیض اللہ چک ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۲ ۱/۲۸ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویگی۔ میری موجودہ جائداد زیورات قیمتی ۱۵۰ روپیہ مہر ۵۰۰ اس میں شامل ہے۔ فقط والسلام۔ بقلم ضیاء الحق خاں عفی عنہ۔ العبد سکینہ بی بی موصیہ۔ گواہ شد حافظ نور محمدؐ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ فیض اللہ چک گواہ شد۔ منشی نور محمد خاں خاوند موصیہ بقلم خود

وصیت ۲۸۹۱

میں مسمات افتخار بیگم زوجہ بابو فیض الحق خاں قوم ککے زئی عمر قریباً ۲۵ سال بیعت قریباً دس سال ہوئے ساکن فیض اللہ چک ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۲ ۱/۲۸ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد وصیت داخل کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویگی (۳) میری موجودہ جائداد صرف زیور ہے۔ جس کی قیمت مبلغ ۹۰ روپیہ ہے۔ مہر ۵۰۰ اس میں شامل ہے ۲ ۱/۲۸ بقلم ضیاء الحق خاں عفی عنہ کلرک فیروز پور آرسنل حال وارد فیض اللہ چک۔ العبد موصیہ نذیر بیگم۔ گواہ شد منشی نور محمد خاں خسر موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ حافظ نور محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ فیض اللہ چک۔

وصیت ۲۸۹۲

میں مسمات افتخار بیگم زوجہ بابو فیض الحق خاں قوم ککے زئی عمر قریباً ۲۵ سال بیعت قریباً دس سال ہوئے ساکن فیض اللہ چک ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۲ ۱/۲۸ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویگی (۳) میری موجودہ جائداد صرف زیور ہے۔ جس کی قیمت مبلغ ۹۰ روپیہ ہے۔ مہر ۵۰۰ اس میں شامل ہے ۲ ۱/۲۸ بقلم ضیاء الحق خاں عفی عنہ کلرک فیروز پور آرسنل حال وارد فیض اللہ چک۔ العبد موصیہ نذیر بیگم۔ گواہ شد منشی نور محمد خاں خسر موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ حافظ نور محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ فیض اللہ چک۔

وصیت ۲۸۹۳

میں مسمات افتخار بیگم زوجہ بابو فیض الحق خاں قوم ککے زئی عمر قریباً ۲۵ سال بیعت قریباً دس سال ہوئے ساکن فیض اللہ چک ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۲ ۱/۲۸ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویگی (۳) میری موجودہ جائداد صرف زیور ہے۔ جس کی قیمت مبلغ ۹۰ روپیہ ہے۔ مہر ۵۰۰ اس میں شامل ہے ۲ ۱/۲۸ بقلم ضیاء الحق خاں عفی عنہ کلرک فیروز پور آرسنل حال وارد فیض اللہ چک۔ العبد موصیہ نذیر بیگم۔ گواہ شد منشی نور محمد خاں خسر موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ حافظ نور محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ فیض اللہ چک۔